باسمہ تعالیٰ

مظلومین کا محافظ ومعاون بنیں!

خطبہء جمعہ، ماہ ستمبر، ۲۰۱۵ء، منجانب: آل انڈیا امامس کونسل

نحمده و نصلي على رسوله الكريم، أما بعد!

فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم: ”تلک الأيام نداولها بين الناس“.(آل عمران: ۱۴۰)

”و يضع عنهم اصرهم و الأغلال التي كانت عليهم“.(اعراف: ۱۵۷)

قال عليه السلام: ”المسلم أخو المسلم، لايظلمه و لايسلمه، و من كا ن في حاجة أخيه كان الله في حاجته، و من فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه كربة من كربات يوم القيامة، و من ستر مسلما ستره الله يوم القيامة“. (بخاری: ۳/ ۱۲۸)

محترم دوستو!

آج کی تقریر کا عنوان ہے: ”مظلومین کا محافظ اور معاون بنیں“۔ جن لوگوں کو اللہ نے قوت عطا کی ہے، ان پر فرض ہے کہ وہ کمزوروں کی مدد کرے۔ مسلمان وہ ہے جو نہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اس کو ظلم کے حوالے کرتا ہے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، جو ایک دوسرے کی مضبوطی کا باعث ہے۔ وہ مسلمان نہیں جو خود کھائے اور اس کا بھائی بھوکا سوئے۔ وہ مسلمان نہیں جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسروں کو تکلیف پہنچے؛ بلکہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ پیر اور زبان سے دوسرے محفوظ رہیں۔ اور ہمیشہ دوسروں کی مدد وتعاون پہنچانے اور تکلیف کو دور کرنے میں لگے رہیں۔

محترم سامعین کرام!

اسلام ”الدین“ کا نام ہے، اور ”الدین“ اللہ کا اُتارا ہوا وہ نظام اور قانون ہے جو نبی پر ساری انسانیت کی اصلاح کے لیے اُتارا گیا ہے۔ ”الدین“ کے علاوہ کوئی بھی قانون اور ضابطہ اللہ کے یہاں لائق عمل اور قابل قبول نہیں ہے۔ و من يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه، اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ آخرت میں نقصان اور خسارہ اُٹھانے والا ہوگا، وهو فی الآخرة لمن الخاسرين“.(آل عمران: ۸۵)

آج پوری دنیا میں ظلم واستبداد کا بول بالا ہے، ہر طرف ظلم کا ننگا ناچ ہو رہا ہے، دنیا کے کچھ مادہ پرست لوگ پوری انسانیت کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دینا چاہتے ہیں، جس کے لیے مختلف طریقے کے ہتھکنڈے بنائے جا رہے ہیں، کہیں بلا کسی گناہ کے پلاننگ کے ساتھ جیل کی کوٹھریوں میں دھکیلا جا رہا ہے تو کہیں جائدادوں میں آگ لگائی جا رہی ہے، کہیں آپسی انتشار ہے تو کہیں فرقہ پرستی کو ہوا دی جا رہی ہے۔ ان سب کا مقصد لوگوں کو تعلیم وترقی کے راستوں سے روکنا؛ تا کہ تمام انسانیت کو تعلیم وتجارت کے راستے ہٹا کر جہالت اور بھوک کی گود میں دھکیل دیا جائے، پوری دنیا کو مجبور ومزدور بنا دیا جائے اور پھر اپنی مرضی کے مطابق ان کا استحصال کیا جائے۔

نوکری کے نام پر ان سے موٹی رشوتیں لی جائیں، مدد کے نام پر ان کی عزت لوٹی جائیں اور بھوک کو مٹانے کے بہانے ان سے بڑے بڑے جرائم کرائے جائیں، یہ پلان اتنے منظّم انداز سے کیا جا رہا ہے کہ لوگ سمجھنے کو تیار نہیں۔ دھیرے دھیرے اسی راہ پر چل پڑے ہیں جس راہ پر انھیں دشمن ڈال دینا چاہتا ہے۔ خاص طور پر مسلمان اس نشانے کا شکار ہیں، مسلم قوم سے ترقی کے تمام راستے چھین لیے گئے، سیاسی اعتبار سے ان کو تقسیم کر دیا گیا، آپسی نفرت ذہنوں میں ایسی بھر دی گئی کہ بھائی بھائی کا دشمن بن گیا، اپنے ہی بھائی کی عزت ودولت کو برباد کرنے کے لیے غیروں کا سہارا لینے لگا، آج مسلم آبادی والے بڑے بڑے شہر اور چھوٹی سطح کے گاؤں تک بھی ہر قسم کی ترقی، جیسے صاف ستھرے چوڑے روڈ، معیاری اسکول وکالج، بجلی اور پانی، اسپتال، پنشن اور دوسری سرکاری اسکیموں سے محروم ہیں۔

پوری مسلم قوم مزدوری میں بدل گئی، اس کے باوجود ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو آگے بڑھانے کے لیے تیار نہیں، بالخصوص الیکشن کے موقع پر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو اس لیے ووٹ نہیں دیتا کہ کہیں یہ آگے نہ بڑھ جائے۔ کوئی بھی غیر مسلم مسلمان کو اس لیے ووٹ نہیں کہ کہیں مسلمان آگے نہ بڑھ جائے، گویا مسلمان اور غیر مسلم دونوں کا نظریہ ایک ہو گیا ہے۔

محترم بھائیو!

ایسے حالات میں جبکہ ہر طرف افراتفری مچی ہوئی ہے، کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہے، مسلم امت پوری طرح سے ظلم کی چکی میں آٹے کی مانند پسی جا رہی ہے، ہر طرف سے ان کی جانوں پر، مالوں پر، عزتوں پر، مذہبی شعائر اور مسلم شناختوں پر یلغاریں ہو رہی ہیں، قوم کے مستقبل میں دستگیری کرنے والوں کو اپاہج، مفلوج اور لاچاری کا شکار بنا کر ختم کیا جا رہا ہے، ان کی خبر گیری ہم پر فرض نہیں، ان کی دادرسی ہم پر ضروری نہیں، ان کے گھروں کی رکھوالی ہم پر لازم نہیں، ان گھروں میں پڑی نوجوان لڑکیوں کی شادی کرانا ہماری ذمہ داری نہیں، ان کے معصوم بچوں کی تعلیم وتربیت کا نظم کرنا ہمارا منصب نہیں، ان کو تحفظ اور انصاف دلانا ہمارا کام نہیں، ان کی عزت پر لگے ہوئے دھبے اور داغ کو دھو کر انھیں پھر سے سماج میں عزت دلانا ہمارا شیوہ نہیں؟؟؟

اگر ہے تو آئیے! حق وانصاف کی جنگ کے لیے سینہ سپر ہو جائیے، ظالم کے سامنے کلمہ حق بولنے کے لیے تیار ہو جائیے، قوم کو عزت دلانے اور کھویا ہوا مقام واپس لانے کے اُٹھ جائیے، ان کو عزت کی زندگی، عزت کی روزی، عزت نوکری، عزت قوت اور عزت کا سماج دینے کے لیے کھڑے ہو جائیے، اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لیے ہی زکاۃ، زکاۃ کے علاوہ مال میں حق مقرر کیا ہے، وفی الرقاب، قید وبند کی صعوبتوں سے نکال کر خوشحالی وسکون کی زندگی فراہم کرنا ہمارا انسانی فریضہ ہے، اسے فراموش کرنا مالک کائنات کے ساتھ غداری ہے۔

محترم دوستو!

ہزاروں نوجوان جنھیں بلا کسی جرم کے جیلوں میں ڈال دیا گیا ہے، لاکھوں معصوم بچے جنھیں پھولوں کی طرح کھلنا تھا سڑکوں پر اور گوداموں میں مشقت بھری مزدوریاں کر رہے ہیں، وہ نازک عورتیں جنھیں آرام کی سخت ضرورت ہے جانوروں کی طرح گھروں اور کھیتوں میں استعمال کی جا رہی ہیں، وہ نونہالانِ امت جنھیں تعلیم کی پیاس اور ضرورت ہے مگر ان کو پڑھنے کے لیے کوئی کالج، اسکول یا اکیڈمی نہیں ہے، ان کے نازک ارمانوں کو پورا کرنے کے لیے کوئی کھیل کود کا میدان نہیں ہے، لاکھوں ایسے گاؤں ہیں جہاں پینے کا پانی نہیں، لوگ نالی اور تالاب سے اپنی ضرورت پوری کرنے پر مجبور ہیں، کروڑوں ایسی بستیاں ہیں جہاں جانے آنے کے لیے کوئی راستہ یا معقول سواری نہیں، جہاں مریضوں کے لیے اسپتال اور ضرورت کے لیے بجلی مہیا نہیں ہے، آج ہندستان میں بھوک سے مرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ مسلمانوں میں ہے، بے روزگاری ایسی ہے کہ انسان انسان کو کھا جانے کے لیے کوشاں ہیں، حالات نے انھیں ایسی موڑ پر لا کھڑا کیا ہے کہ مہذب طریقہ زندگی اور معقول نظام حیات ان سے چھین لیا گیا ہے۔

ہماری عورتیں، بوڑھے اور بچے: ”و مالکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ و المستضعفین من الرجال و النساء و الولدان الذین یقولون ربنا ! أخرجنا من ھذہ القریة الظالم أھلھا ، و اجعل لنا من لدنک و لیا ، و اجعل لنا من لدنک نصیراً“. (نساء: ۷۵)

کیا آپ نے کبھی اس آیت پر غور کیا ہے؟ اس کے بارے میں کبھی سنجیدہ فیصلہ کیا ہے؟ کیا اس میں بیان کیے گئے حالات اور اس کے لیے دی گئی آواز پر کبھی لبیک کہا ہے؟؟؟ نہیں تو پھر اس کی جواب دہی کے لیے تیار ہو جائیے!

یہ دیکھیے حشر کا میدان ہے، قدرت کا جلال آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر ہے، ہر زبان پر سکتہ طاری ہے، کسی میں چوں وچرا کی جرأت نہیں ہے، مگر ایک معصوم بچہ آواز اُٹھا رہا ہے، اے اللہ! یہ ہیں وہ لوگ جن کو آپ نے ہماری پیدائش اور پرورش، تعلیم وتربیت اور زندگی کی رہنمائی کی ذمہ داری دی تھی انھیں لوگوں نے ہمیں یتیمی، بے روزگاری، ذلت اور مجبوری کے منھ میں دھکیل دیا تھا۔ ایک نازک بچی صدا لگا رہی ہے: اے پروردگارِ عالم! میری زندگی، نزاکت اور عزت کے ساتھ لاکھوں درندے کھیلتے رہے، ہمیں پیدا ہونے سے پہلے پیٹ سے نکال کر اور پیدا ہونے کے بعد زندگی محروم کر کے حیوانیت کا شکار بناتے

رہے؛ مگر یہ ہیں ہمارے ذمہ دار جنھیں ذرہ برابر بھی احساس پیدا نہیں ہوا۔ یہ ایک بوڑھا انسان ہے جو بارگاہِ ایزدی میں اپنی فریاد رکھ رہا ہے: اے مالک دوعالم! یہ ہیں ہمارے وہ نوجوان جن کے کندھوں پر تو نے ہمارا بوجھ ڈالا تھا؛ مگر انھوں نے وہ بوجھ اُٹھانے کے بجائے ہمیں سڑکوں پر ڈال دیا اور انسانیت کے دشمن ہماری داڑھیاں پکڑ کر سڑکوں پر گھسیٹتے اور مارتے اور بے عزت کرتے رہے۔ یہ ہیں عورتیں جو اللہ تعالی سے شکایت کر رہی ہیں: اے مولا! یہ ہیں ہمارے شوہر، بھائی، بیٹے اور قوم کے نوجوان جن کے سامنے ہمیں ننگا کیا جاتا ہے، عزتوں سے کھلواڑ ہوتا رہا، درندے سرے بازار ہمیں رُسوا کرتے رہے؛ مگر ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگے۔ یہ ہیں قوم کے نوجوان جنھیں ظلم وستم کے ہاتھوں نے وقت سے پہلے ہی ہمیشہ کی نیند سلا دیا، جو اپنے خدا سے ذمہ دارانِ قوم کی دہائی دے رہے ہیں: اے اللہ رَب کائنات! یہ ہمارے ذمہ دار، بڑے اور لیڈر ہیں، ان کے سامنے ہمیں بلاقصور جیلوں میں ٹھونسا جاتا رہا، ہم پر ظلم کے پہاڑ توڑے جاتے رہے، ہمارے ساتھ جانوروں سے بھی زیادہ گھنونے سلوک ہوتے رہے، تلواروں، بلّموں، ترشولوں اور بندوقوں کا نشانہ بنایا جاتا رہا، ہمیں لاچار و مجبور بنا کر ہم سے ناجائز جرائم کرائے جاتے رہے، ہمیں روڈوں پر لا کر اُلٹا لٹکایا گیا، پھانسی کے پھندے میں جھلایا گیا؛ مگر ان کی غیرت وحمیت میں ذرہ برابر بھی حرکت پیدا نہیں ہوئی اور خاموش تماش بینوں کی طرح ہماری مظلومیت ومقہوریت کا تماشا دیکھتے رہے۔ یہ ہیں وہ خاندان اور قبیلے جن کے باپ، بھائی، بیٹے کو بلا کسی جرم کے سلاخوں کی تاریکی میں ڈال دیا گیا، وہ اپنی کچلی ارمانوں کی داستان سنا رہے ہیں: اے بے سہاروں کا سہارا! ہمارے باپ، بھائی، بیٹے کو جیل میں رکھ کر سڑا دیا، ان پر مظالم ہوتے رہے، بلا جرم بتائے ان کو ہمیشہ کے لیے ہم سے دور کر دیا گیا، ہم یہ سوچتے رہے کہ تیس کروڑ کی آبادی میں سے کوئی تو خبر گیری کے لیے آئے گا، کوئی تو ہماری فریاد سنے گا، کوئی تو ہمارے دکھ درد کو بانٹے گا، گھر گھر بھاگتے اور در در بھٹکتے رہے، بھوک اور خوف کی وجہ سے اپنے ہی ہاتھوں ہم نے اپنی اولاد، عزت اور دین کو ذبح کر ڈالا؛ مگر کوئی ہماری خبر تک لینے کے لیے نہیں آیا۔ یہ ہیں وہ فریادیں جو: "**يقولون ربنا ! أخرجنا من هذه القرية الظالم أهلها ، و اجعل لنا من لدنك و ليا ، و اجعل لنا من لدنك نصيراً**". میں کی گئی ہیں۔۔(نساء: ۷۵)

اور ان فریادوں پر ہے اللہ کا سوال "**مــالـكـم**"؟ سے کیا ہے۔ اس کا جواب ہمیں تیار کرنا ہے، کل بارگاہِ جلال میں ہمیں پیش کرنا ہے اور ساری انسانیت کو اس کا گواہ بنانا ہے۔ اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: مظلوم کی بد دعا سے بچو، کیوں کہ مظلوم کی بد دعا اور اللہ کے درمیان میں کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔ "**اتق دعوة المظلوم فانها ليس بينها و بين الله حجاب**". (بخاری: ۳/ ۱۲۹)

اِس وقت پورے عالم میں خصوصاً ہندستان میں مسلمان اور عوام ایک کشمکش کے دور سے گزر رہے ہیں، وہ بے کسی اور لاچاری کی زندگی گزار رہے ہیں، انھیں کسی ہمدرد کی تلاش میں ہے؛ مگر اُنھیں نظر نہیں آتا، وہ کسی خیر خواہ اور مخلص حکومت کی جستجو میں ہے؛ مگر مایوسی کے سوا کچھ نہیں اور وہ کسی صحیح قیادت کے لیے نگاہیں فرشِ راہ کیے ہوئے ہیں؛ مگر کوئی توقع نہیں۔ کیا یہ سب مظلوموں کی آہ وفغاں کی سزا تو نہیں ہیں؟!۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اس وقت کمزوروں کو وہ راستہ دکھایا جائے، جس پر چل کر ترقی، تحفظ اور تقویت حاصل کر سکیں۔ آج اگر ہم معاون نہ بنے، کمزوروں کو سہارا نہیں دیا، مظلوموں کی حمایت نہ کی، تو پروردگار عالم ہم پر ایسے نئے نئے عذاب مسلط کرے گا جس کو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ اور دنیا کی تباہی کے ساتھ ساتھ ہماری آخرت بھی برباد ہو جائے گی،" **ظهر الفساد فی البر و البحر بما كسبت أيدی الناس**". (روم: ۴۱)

سوال یہ ہے کہ ان مسائل کو حل کون کرے گا؟ حل کرنے والا کہاں سے آئے گا؟ اور ان سب کا جواب دِہ کون ہے؟ **ألا كـلـكـم راع، و كلكم مسئول**". تم میں کا ہر شخص ذمہ دار ہے اور سب سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔ (بخاری: ۲/ ۵)

یہ مسائل حل کرنے کے لیے کوئی صلاح الدین ایوبی، کوئی موسی بن نصیر، کوئی خالد بن ولید، کوئی محمود غزنوی، کوئی محمد بن قاسم اور سعد بن وقاص قبر سے اُٹھ کر نہیں آئے گا، نہ ہی کوئی فرشتہ آسمان سے اُترے گا اور نہ ہی اللہ تعالی خود آ کر ان مسائل کو حل کرے گا۔ یہ ہمارے مسائل ہیں اور ہم کو ہی یہ مسائل حل کرنے ہیں۔ اس کے لیے ہم میں سے کسی کو خالد بن ولید، کسی کو موسی بن نصیر، کسی کو محمد بن قاسم، کسی کو محمود غزنوی اور کسی کو محمد الفاتح بننا ہوگا۔

ہر طرف یاس وقنوت کی چادر تنی ہوئی، ڈر اور خوف کا ماحول سایہ فگن ہے، زبان کھولنے پر پابندی اور تحریر پر گرفتاری، عوام تو عوام خواص کے منھ پر بھی

سکوت کا تالے لگ گئے ہیں، ایسا محسوس ہو رہا ہے، جیسے لوگ کسی ملک میں نہیں؛ بلکہ ملک کے سلاخوں کے اندر جی رہے ہیں، جہاں سانس لینے پر بھی پابندی عائد کی جا رہی ہے، فرقہ واریت کو ہوا دے دے کر آپس میں منافرت پھیلانے کی مشینیں ہر جگہ نصب کر دی گئی ہیں، انسانیت کے نام پر درندگی کا ناچ شروع ہو چکا ہے، ایک انسان دوسرے انسان کو کاٹنے پر فخر اور غرور محسوس کرنے لگا ہے، ایسی ذہنیت کی آبیاری کی جا رہی ہے جو ملک کو پھر سے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا چاہتی ہے، ایسے وقت میں قوم وملت کی رہبری، ملک وقیادت کی رہنمائی، حق وانصاف کی بحالی، عدل ومساوات کے قیام اور تحفظ وسلامتی کی یقین دہانی کے لیے کام کرنا دراصل ''مومنانہ شان اور مجاہدانہ کارنامہ'' ہے۔ یہی تو ہمارا نعرہ ہے، ہر مظلوم ہمارا ہے۔

یہ بات یاد رکھیے اللہ کی مدد کا دروازہ کھلے گا ضرور؛ مگر ہماری انتھک کوششوں کی انتہائی مرحلے پر، اللہ کی توجہ اگر چاہیے، اس کی مدد اگر دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے آشیانے خود تیار کرنے ہوں گے، ہمیں آشیانوں کی حفاظت کا انتظام بھی کرنا ہوگا، ان آشیانوں میں پیدا ہونے والے، بڑھنے والے اور پھلنے پھولنے والوں کو تعلیم، معاش، سماج اور سیاست کے اعلی اقدار بھی مہیا کرانے ہوں گے، انسانی بلندی حاصل کرنے کے لیے ایسا سماج اور معاشرہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے جہاں مرد وعورت، چھوٹا بڑا، امیر غریب سب کو برابر کی عزت میسر ہو، جہاں ظلم کے خلاف ہر ایک کی ایک ہی رائے ہو، جہاں مظلوم کے معاون اور ظالم کے معاند لوگ بستے ہوں، جہاں انسانی ہمدردی اور عالمی بھائی چارہ کا ماحول ہو۔ جہاں عورتوں کے سروں پر عزت کا دوپٹہ اور حیاء کا سرمایہ ہو، جہاں معصوم بچوں کو شفقت اور محبت کی تعلیم اور نشو ونما کی فضا ملے، جہاں بوڑھوں کو عظمت اور نوجوانوں کو ترقی کے راستے کھلے نظر آئیں۔ جہاں کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو، جہاں ظلم کا دروازہ بند اور انصاف کی عدالت کھلی ہو، جہاں جانب داری کو موت اور مساوات وبرابری کو زندگی میسر ہو۔

''و أن ليس للانسان الا ما سعى'' (نجم: ۳۹) یہ اللہ کا ضابطہ ہے، انسان کو نہ تو اللہ تعالی حیثیت سے زیادہ کی ذمہ داری سونپتا ہے اور نہ ہی اس کی محنت سے زیادہ کسی کو دیتا ہے، جو جتنا کوشش کرے گا اُتنا ہی نتیجہ اپنے سامنے دیکھے گا۔ یہاں بڑھ کر جو اُٹھا لے مینا اسی کا ہے۔

محترم دوستو!

اللہ تعالی کا نظام ہے، وہ دنیا اور دنیا کی نعمتیں صرف ایک ہی انسان، خاندان، جماعت یا ملک کے کنٹرول میں نہیں رہنے دیتا: ''تلك الأيام نداولها بين الناس''. ہر انسان اللہ تعالی کی فرماں برداری کے ساتھ نظام کائنات کے لیے تیار ہو جائے تو کوئی بعید نہیں کہ دنیا کی بادشاہت آنِ واحد میں قدموں میں گر جائے، دن کا ردوبدل اور وقت کی تبدیلی اور حالات کا انقلاب اِذنِ الٰہی کا محتاج ہے؛ مگر اس کے لیے یقین محکم اور عمل پیہم درکار ہے۔

جب حوصلے بلند ہو کامل ہو شوق بھی　　　تو وہ کام کونسا ہے جو انسان نہ کر سکے

و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

پروگرام:

محلّہ سطح کی کمیٹی بنانا۔ لوگوں کو ساتھ میں لے کر پورے محلّہ کا سروے کرنا۔ یتیم، بیوہ، بے روزگار، غیر تعلیم یافتہ اور اسکول چھوڑنے والوں کی لسٹ نکالنا۔ محلّہ میں کتنے نوجوان جیل میں ہیں؟ کتنے لوگوں کو پولیس پریشان کر رہی ہے؟ اور کتنے لوگ غلط کاموں میں ملوث ہیں؟ سب کی رہائی کی کوشش کرنا۔ اپنے علاقے کے جیل کے ذمہ دار کے پاس اماس کونسل کے لیٹر پیڈ پر اجازت نامہ دینا، اماس کونسل کا تعارف کرانا اور اجازت لینے کے بعد ٹیم بنا کر جانا۔ وہاں کتنے قیدی ہیں؟ کس جرم میں محبوس ہیں؟ کتنے دن سے ہیں؟ ان کے چھڑانے کے لیے کیا کیا تدابیر ہیں؟ کون کون سے راستے اختیار کیے جا سکتے ہیں؟ اور کون کون یہ کام انجام دے سکتے ہیں؟ پوری تفصیلات نوٹ کرنا اور سب کو الگ الگ ذمہ داریاں بانٹ کر کام کرنا۔ جیل میں گئے افراد کے اہل خانہ کی خبر گیری کرنا، وہ کس حال میں ہیں؟ ان کی ضروریات کس طرح پوری ہو رہی ہیں؟ ہم ان کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟ پورا پروگرام بنا کر منظّم شکل میں انجام دینا۔

مزید معلومات کے ربط کریں: آل انڈیا اماس کونسل ہیڈ آفس، شاہین باغ، نئی دہلی۔

میل آئی ڈی: allindiaimamscouncil@gmail.com۔ 09599905233 /09599908233